Name : Attia Altaf.
Subject : Islamic study.

سوال نمبر 1:

جہاد اور دہشت گردی میں کیا فرق ہے؟
مثالوں سے وضاحت کریں۔

1. تعارف:

امن اور آزادی انسانیت کے بنیادی اور
ضروری حقوق ہے۔ دہشت گردی، انتہا پسندی اور فرقہ واریت
بنیادی حقوق کو تباہ کر دیتے ہیں۔ انسانی جان اور مال کے
تحفظ کو قرآن و سنت میں کئی مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری خطبہ اس حوالے سے
بہت واضح ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"اے لوگو! بلاشبہ تمہارے اموال تمہاری اولاد اور تمہاری
عزتیں ایسے محترم ہیں آج کا دن، ہر مہینہ اور ہر جگہ۔" جبکہ
دہشت گردی ایک سفاکانہ عمل ہے۔ ایسی تحریک جو پلٹ کر
بربریت سے ملتی ہے۔ مذہب کے نام پر قتل عمد کرنا، خوف کی
فضا پیدا کرنا اور تشدد کی نیت سے ہتھیار اٹھانا بزات خود غیر
انسانی اور شرمناک عمل ہے۔ قرآن مجید کی سورہ دوسری آیت مسلمانوں
کو حملے کے حق سے درگزر کرنے اور دشمنی پیدا کرنے سے روکتی اور تحمل
کے مظاہرے کی ہدایت کرتی ہے۔

2. جہاد سے کیا مراد ہے؟

لفظ جہاد کی اصل جہد ہے
اس کا معنی مشقت ہے۔ اور اسی سے جہاد النفس ہے اور

دشمنوں سے جہاد ہے تمام وطن اور اہل وطن سے اک کا شر دور کیا جا سکے اور جان کا دفاع ایک متفق علیہ فطری امر ہے اور قرآن پاک میں ہے: اے نبی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) جہاد کرو کفار اور منافقوں سے اور ان کے ساتھ سختی کرو۔ (القرآن)

⇐ (3) دہشت گردی سے کیا مراد ہے؟

دہشت گردی سے مراد قتل عام کے ذریعے، تخریب کاری جیسی پر تشدد کارروائیوں کے ذریعے، تکفیری نظریات عام کرنے یا افراتفری پیدا کرنے کیلئے افواہیں پھیلا کر معاشرے میں خوف و ہراس پھیلانے اور اپنے سیاسی مقاصد کیلئے جائز حکومت پر سے لوگوں کا اعتماد ختم کرنے کا نام ہے۔

⇐ (4) جہاد اور دہشت گردی میں فرق:-

جہاد	دہشت گردی
(1) بے خبر لوگوں پر حملہ	
جہاد میں بے خبر لوگوں پر حملہ نہیں کیا جاتا۔ اس حوالے سے حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب کسی دشمن قوم پر رات کے وقت پہنچتے تو جب تک صبح نہ ہو جاتی، حملہ نہ کرتے تھے۔	دہشت گردی میں دہشت گرد بے خبر لوگوں پر حملہ کرتا ہے جو اپنے کاموں میں مصروف ہوتے ہیں بلکہ بعض اوقات تو لوگ عبادت میں مشغول ہوتے ہیں۔

دہشت گردی	جہاد

(2) آگ میں جلانا

دہشت گردی	جہاد
دہشت گردی میں جو مواد استعمال ہوتا ہے اس سے سارا جسم جل جاتا ہے	جہاد میں کسی شخص کو آگ میں نہیں جلایا جا سکتا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حدیث پاک میں ہے "آگ کا عذاب دینا سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے اور کسی کو جائز نہیں"

(3) فصلیں تباہ کرنا

دہشت گردی	جہاد
دہشت گردی میں ہر طرف فساد ہی فساد پیدا ہوتا ہے۔ فصلیں، اموال اور نفوس برباد ہوتے ہیں۔	جہاد کے اندر فصلوں کو تباہ کرنا، بستیوں میں قتل کرنا، کھیتوں کو برباد کرنا جائز نہیں ہوتا۔ جیسا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْھَا وَیُھْلِکَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ط وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ہ**
	ترجمہ: "اور وہ زمین میں فساد کے لیے کوشش کرتا ہے اور کھیتوں میں نسلوں کو تباہ کرتا ہے اور ایسے فسادیوں سے اللہ محبت نہیں کرتا"

(4) لاشوں کا مثلہ (بے حرمتی)

دہشت گردی	جہاد
دہشت گردی میں لاشوں کی بے حرمتی ہو جاتی ہے	اسلام میں جہاد میں لاشوں کی بے حرمتی کی ممانعت ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوٹ کے مال اور مثلہ سے منع فرمایا

جہاد	دہشت گردی
(5) سفیروں اور قاصدوں کا قتل	
جہاد میں سفیروں اور قاصدوں کا قتل نہیں کیا جاتا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مسیلمہ کذاب کا قاصد اس کا گستاخانہ پیغام لے کر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اگر قاصد کا قتل ممنوع نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا۔"	جب کہ دہشت گردی کی موجودہ لہر میں کئی سفیر قتل کیے جا چکے ہیں۔
(6) معاہد کی حیثیت	
جہاد میں معاہد کو قتل نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ حدیث پاک ہے "جو کوئی کسی معاہد کو قتل کرے گا اسے جنت کی بو تک نصیب نہ ہوگی حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے بھی محسوس ہوتی ہے۔"	دہشت گردی میں کسی کے لیے کوئی حفاظت اور امان نہیں ہے۔
(7) کلمۃ اللہ کی سربلندی	
جہاد کلمۃ اللہ کی سربلندی کے لیے ہوتا ہے۔	دہشت گردی انتہائی حقیر مقاصد کے لیے ہوتی ہے۔

جہاد	دہشت گردی
(8) رضائے الٰہی	
جہاد اللہ کی رضا کے لیے کیا جاتا ہے۔	دہشت گردی ذاتی مفاد اور انتقام کے لیے ہوتی ہے
ترجمہ: "اور اللہ کے راستے میں ان لوگوں سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو"	
(9) فتنہ کا خاتمہ	
جہاد فتنے کے خاتمے کے لیے ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے	دہشت گردی فتنہ برپا کرنے کے لیے ہوتی ہے
وقتلوھم حتی لا تکون فتنة	
ترجمہ: "اور ان سے قتال کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے"	
(10) بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کا قتل عام	
جہاد میں بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہیں کیا جاتا اور نہ ہی عبادت گاہوں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔	دہشت گردی میں کسی کا لحاظ نہیں کیا جاتا۔
(11)	
لوگوں کو جہاد کے لیے بلانے کا اختیار ریاست کے پاس ہوتا ہے۔	غیر ریاستی عناصر لوگوں کو جہاد کی دعوت دے رہے ہوتے ہیں۔

دہشت گردی		جہاد
یہ لوگ بلا امتیاز عام شہریوں کو ٹارگٹ کرتے ہیں	(12)	جنگ میں حصہ نہ لینے والے اور عام شہریوں کو ہدف نہیں بنایا جاتا۔
خودکشی حملہ ان کا موثر ہتھیار ہے	(13)	خودکشی حملہ حرام ہے۔

(5) خودکشی اور فدائی حملوں میں فرق :-

(i) خودکشی حملہ

خودکشی حملہ کا مطلب ہے کہ دشمن پر اس طرح حملہ کرنا کہ خود اپنے بچنے کی کوئی امید نہ ہو۔ خودکشی حملہ ناجائز ہیں۔

(ii) فدائی حملہ :-

دشمن کی صفوں میں اس طرح داخل ہوتا کہ جان کی پرواہ نہ ہو لیکن بچنے کے امکانات موجود ہوں۔

فدائی حملہ کی شرائط:-

1. فدائی حملہ کے لیے ضروری شرط یہ ہے کہ مسلمانوں اور کافروں میں باقاعدہ جنگ ہو رہی ہو۔
2. خلیفہ برحق کوئی ایسا مشن روانہ کرے جو اسلامی تعلیمات کی رو سے جائز ہو یعنی مشن ایسی قوم کی طرف نہ ہو جن کے ساتھ مسلمانوں کی ریاست کا معاہدہ ہو۔
3. یہ حملہ کفار پر ہو۔ ایسا نہ ہو کہ کفار دو چار ہوں اور ہاتھ

اہل ایمان کردت میں جان سے یاد دھو بیٹھیں۔

(5) ⇐ خلیفہ اوّل سیدنا صدیق اکبرؓ کی دس ہدایات

- اسلامی جہاد کا بیانیہ:-

سیدنا صدیق اکبرؓ نے جب شام کی طرف فوجیں بھیجیں تو ان کو دس ہدایات دیں جو اسلامی جہاد کے حوالے سے روشن دستور کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۱. عورتیں، بچے اور بوڑھے قتل نہ کیے جائیں۔

۲. لاشوں کا مثلہ نہ کیا جائے۔

۳. آبادیاں ویران نہ کی جائیں۔

۴. جانوروں کو ہلاک نہ کیا جائے۔

۵. راہبوں اور عابدوں کو نہ ستایا جائے اور نہ ان کی عبادت گاہیں

۶. گرائی جائیں۔

۷. کوئی پھل دار درخت نہ کاٹا جائے اور نہ کھیتیاں جلائی جائیں۔

۸. بدعہدی سے ہر حال میں احتراز کیا جائے۔

۸. جو لوگ اطاعت کریں ان کی جان و مال کا ویسا ہی احترام کیا جائے جیسا مسلمانوں کی جان و مال کا ہے۔

۹. اموال غنیمت میں خیانت نہ کی جائے۔

۱۰. جہاد میں پیٹھ نہ پھیری جائے۔

(6) ⇐ دہشت گردی کے محرکات:-

۱. Have-nots اور Haves کا فرق۔

۲. غلط تصورِ دین۔

۳. ملکی اور بین الاقوامی سطح پر غیر منصفانہ نظام

۴. بین الاقوامی طاقتوں کا وسائل پر قبضہ کے لیے بے دریغ طاقت کا استعمال۔

۵. مغربی ممالک کا اپنی تہذیب و ثقافت مسلط کرنے کے لیے مسلمان ملکوں میں بے دریغ سرمایہ خرچ کرنا۔

۶. بیرونی ممالک کا پاکستان میں فرقہ پرست تنظیموں کو سپورٹ کرنا

۷. فرقہ پرستی پھیلانے کے لیے غیر ملکی ایجنسیوں کا کام کرنا۔

۸. جمہوریت کا بار بار ٹوٹنا اور آمریت کا ملک پر قبضہ کرنا

۹. ذاتی مفاد کے لیے قومی مفاد کو قربان کرنا۔

(۶) خلاصہ بحث :-

دہشت گردی کے محرکات اور وجوہات کے خاتمے کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کے تصور جہاد کو واضح کیا جائے۔ القاعدہ اور داعش وغیرہ قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے ہی استدلال کرتے ہیں۔ عام مسلمان ان کی غلطی کو واضح نہیں کر سکتے۔ یہ راسخ فکر اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ وہ دہشت گردی کی فکری غلطی کو واضح کریں۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ دہشت گردی میں دونوں طرف سے نقصان مسلمانوں کا ہی ہوتا ہے۔ ایک طرف راسخ فکر مسلمان اور دوسری طرف گمراہی کے حامل جہادی۔ ایسی صورت میں مولانا حالی پکار اٹھے ہیں۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقت دُعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے